



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

آج کل صوفیوں کے سلسلے بحثت پائے جاتے ہیں مثلاً نقشبندیہ اور قادریہ ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ نظر قادیر و ازانیہ دلاتیہ ناصریہ علویہ کُتابنیہ اور دیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجود ہیں۔ میں نے ان کے اور ادو و خانع نت دیکھے تو باہم ملٹے طبیعتیں۔ سب کے ہاں صحیح کے اور ادو میں سوار استغفار اور سوار درود شریعت (مختلف الفاظ کے ساتھ) اور سوار الالہ الالہ اور شام کو بھی اسی قسم کے وظیفے میں اس کے ساتھ نماز بروقت ادا کرنے کی ترغیب ہے۔ کیونکہ جو شخص ان سے وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کے لئے نماز بخواست کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ لیکن اخوان المسلمون کے بعض علماء کہتے ہیں کہ صوفی طرق میں شامل ہونے والا شخص گمراہ بُد عقی اور مشرک ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں صوفیانہ سلسلے اور طریقے موجود نہیں تھے۔ اس لئے میں آپ سے تسلی بخش جواب چاہتا ہوں کیونکہ "مشرک" کا لفظ بہت سخت ہے اور مشرک پر توجہ حرام ہے اور اس کا تھکانہ جنم ہے۔

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر نہ اور عبادت کارنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بحثت بدعتیں اور خرافات موجود ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (الله۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ حو۔ حو۔ یا لیسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فرمایا مثلاً (آہ۔ آہ۔ آہ) اس کے ساتھ ساختہ وہ مخصوصیتیں ہیں، بھیجی نیچے جھکتے ہیں، بیانیں، بجا تے ہیں۔ اس کے علاوہ شعروں کے الفاظ یہا ذکر کے کلمات کے حرکات و سکنات کو منضبط کرنے کے لئے بسا اوقات ساز ہیں، بجا تے ہیں۔ یہ تمام کام لیسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے قول ثابت ہیں نہ عملاً اور نہ خلافے راشدین اور دیگر صحابہ کرام ان سے واقع تھے۔ بلکہ یہ سب نو مجاہد کام ہیں۔ حضرت عرباش بن ساریہ سے روایت ہے۔ "بھیں رسول اللہ ﷺ نے ایک بلیغ و عظیز ارشاد فرمایا جس سے ہمارے دلوں میختیت پیدا ہوئی اور آنکھوں سے آنسو ہوئے۔ ہم نے عرض کی" یا رسول اللہ ﷺ نے ایک بلیغ و عظیز ارشاد فرمایا کہ تو ایسا لحاظ ہے جسے الوداع کیستہ وقت نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ تو میں (کوئی خاص) وصیت فرمائی۔" ایک بلیغ و عظیز ارشاد فرمایا

(أَوْ صِيمَمْ بِتَّقْوَى اللَّهِ وَالشَّفَقَى وَالظَّاهِرَى وَإِنْ كَانَ عَبْدًا عَجَشِيًّا، وَإِنَّمَا يَعْشُ مُكْحَمَّ فَيُسْرِى إِخْلَافًا كَثِيرًا فَلَيْكُمْ بِشَقِّيْقَى وَسَيْرَةِ الْغَافِرِ الْإِذِنِيْمَنْ عَصْوَى عَلَيْهَا بِالْأَوْجَدِ وَإِنَّمَا يَمْنَعُنَّا مُحْتَشِبَّدَةَ وَكُلَّ بُدْعَةَ ضَلَالَةَ)

میں تمیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعجب کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک نلافتے راشدین کی سنت پر قائم رہتا۔ اسے دائرہ ہوں سے (خوب مضبوطی سے) پکڑنا اور نہ نکالنے کا نہیں جانے والے "کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکالا جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے "حسن صحیح" قرار دیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفار اور درود شریعت کے ورد کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ ہامی کلام ہے اور وہ نیادی طور پر کارثوپ اور شرعی عبادت ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے لئے صحیح اور شام کا وقت مقرر کیا جائے یا ان اوقات میں ان کی ایک تعداد مقرری جانے جس میں کمی میں رکی جائے۔ یا اپنے مرید سے کسی خاص ذکر کا وعدہ لے نہ عبادت میں اس طرح کی تجویز بدعت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا

(مَنْ أَخْذَثَ فِي أَمْرِنَا حَذَرَ أَنَّ لَهُ مِنْ فَحْوَرَدْ)

"جس نے ہمارے اس دین میں اسی چیز لے بجا دی جو اس میں نہیں تھی تو وہ مقابل قبول ہے۔"

: اس حدیث کو مخاری اور مسلم رحمہ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ میں

(مَنْ عَلَمَ عَلَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرَنَا فَحَوْرَدْ)

"جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ مقابل قبول ہے۔"

: لیکن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت بھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَنْ قَالَ : لَأَلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لِرَبِّ الْكَلَبِ وَلَأَنَّهُ وَحْدَهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ تَقْدِيرُهُ فِي لَوْمَ مَا نَهَى مَرْءَةٌ كَافِتَ لَهُ عَذَلَ عَشِيرَةٍ قَابِ وَكُبَيْتَ رَهْبَنَةٍ وَمُجَيْسَتَ عَزَفَةٍ مَسِيَّةٍ وَكَافَشَ لَهُ حِزَامَ مَنْ شَيْءَ لَهُ مَنْ شَيْءَ وَلَمْ يَأْتِ أَعْدَادًا أَفْضَلَ مَنْ جَاءَ بِهِ (الْأَزْبَلُ عَلَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرَنَا فَحَوْرَدْ)

جو شخص دن میں سو باکے : < لَأَلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لِرَبِّ الْكَلَبِ وَلَأَنَّهُ وَحْدَهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَوْرَيْرَ > اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہو جائیں گے "اور وہ اس دن شام تک بیٹھاں سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہو گا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔

: اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(مَنْ قَالَ لِجَانَ اللَّهُ وَمُحَمَّدَ فِي الْأَمْرِ بِشَرْفِهِ فَلَمْ يَمْتَزِعْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مُثْنَى نَبِدَ الْغَرْبَ)

”جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سچان اللہ و محمد کما اس کے گناہ محت ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی بحیرگ کے برابر ہوں۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایات کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہو جائے ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میکھی قسم کی بعدت شامل نہ ہو جائے۔ ورنہ وہ ذکر نہ موم بعدت میں شمار ہو گا جس طرح یہ جواب کی ابتداء میں بیان کیا جا چکا ہے۔

بھی بھار بعدت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یادور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

حَذَّرَ عَنِيَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## فتاویٰ دارالسلام

### 1 ج

#### محمد ثقہ

